28 جنوری 2023

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مادر علمی کا یادگار سفر



بقلم :- ابن انور اعجازی

نام کتابچہ	:	مادر علمی کا یادگار سفر
بقلم	:	ابن انور اعجازیؔ اورنگ آبادیؔ
صفحات	:	پچاس (50)
اشاعت	:	فروری 2023
ترتیب و تزئین	:	ابن انور اعجازیؔ اورنگ آبادیؔ
موبائل نمبر	:	7387127358 (+91)
زیر اہتمام	:	تنظیم ابنائے قاسم العلوم

فہرست

حرف آغاز

بقلم :- ابن انور اعجازی اورنگ آبادی مہاراشٹری الہندی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

محترم دوستو!

بندہ نہ تو اردو پڑھنا جانتا ہے اور نہ ہی لکھنا جانتا ہے، اپنی مادر علمی جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ ضلع بلڈانہ مہاراشٹرا کی محبت میں یہ چند الٹے سیدھے جملے لکھ دیئے ، اگر کوئی غلطی نظر آئے یا کوئی بات قابل اصلاح دکھائی دے تو ضرور مطلع فرمائیں۔

بندہ اپنے رفیق محترم حافظ عمران صاحب چانڈول کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے اس تحریر پر خصوصی طور پر نظر ثانی فرمایا ، اور اغلاط کی نشان دہی فرمایا۔ فجزاکم اللہ

العبد ابن انور اعجازی اورنگ آبادی مہاراشٹری الہندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ! آج بروز سنیچر 28 جنوری 2023 کو مادر علمی مدرسہ جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ ضلع بلڈانہ مہاراشٹرا میں قدیم و جدید ابنائے قاسم العلوم دھاڑ کاایک روزہ یادگار اور تاریخی پروگرام، تیئیس سالوں بعد رکھا گیا ، جس میں درجنوں رفقاء نے شرکت کی۔

اورنگ آباد سے مادر علمی کی جانب

اس تاریخی اور یادگار پروگرام میں شرکت کے لئے 27 جنوری کی شام اورنگ آباد سے ہم چھ لوگ تین بائکوں پر روانہ ہوئے۔

حافظ ظہیر سیلود

مفتی عبدالرحیم سیلود

حافظ سہیل اورنگ آباد

حافظ اعظم آلیواڑی

مولانا رئیس ماہولی

اور بندہ مسعود ہاتھمالی

پروگرام میں شرکت کے لئے 27 جنوری کی شام اورنگ آباد سے روانہ ہوئے۔

آرام سے سفر کالطف لیتے ہوئے،موسم کی مناسبت سے جگہ جگہ چائے کا چٹکا لیتے ہوئے۔

خوشی اور مسرت کی جذبے سے سرشار فرحت و شادمانی کے عالم میں مادر علمی کی جانب رواں دواں تھے۔

پہنچنےسے قبل راستے میں بار بار احباب کے فون آرہےتھےکہ آپ لوگ کہاں تک پہنچے ، کیسے آرہے ہو ، کون کون ہے ، آرام سے آیئے اطمینان سے آیئے۔

جیسے جیسے مادر علمی قریب آرہی تھے ، دل مچل رہا تھا ، دل جسم سے پہلے پھونچ نے کی کوشش کررہا تھا۔

دھاڑ میں داخلہ

آخر کار خدا خدا کرکے دھاڑ شہر آگیا ، لیکن یہ کیا ، یہ دھاڑ وہ دھاڑ نہ تھا جو 12 سال پہلے تھا ، بہت سی تبدیلیاں ترقیاں نظر آئی ، راستے نئے پختہ صاف شفاف ، اور قمقموں سے روشن ، ہر طرف چہل پہل۔

دھاڑ پھونچ کر چٹکا لینے کے لئے پھر ایک ہوٹل پر ٹھہرے ، جہاں پر چند احباب سے ملاقات ہوگئی ، حافظ امجد ، حافظ رئیس ، حافظ فیروز ، حافظ عادل وغیرہ

حافظ رئیس صاحب نےچائے کا بل اداء کیا،حافظ صاحب کی محبتوں کاشکریہ (فجزاکم اللہ)

یہاں سے روانہ ہوکر ، تقریباً رات گئے دس بجے مدرسہ میں پھونچ گئے ، ماشاءاللہ دھاڑ و چانڈول کے رفقاء نے بہترین استقبال کیا۔

استقبال والے احباب کی ایک لمبی لسٹ ہے، سبھی کے نام لکھنا طوالت کا سبب ہوگا۔

استقبال میں نئے پرانے بہت سے احباب کے علاوہ مشفق ومربی اساتذہ مہتمم مدرسہ حضرت اقدس حافظ محمد مختار خان صاحب جیپوری و ناظم مدرسہ حضرت اقدس حافظ محمد سلطان قاسمی صاحب بھی موجود تھے۔

رفقاء سے ملاقات کے بعد حضرات اساتذہ سے ملاقات ہوئی ، حضرات اساتذہ نے بے انتہا خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا۔۔۔۔۔۔احباب و اساتذہ سے ملاقات کے بعد قلب وجگر کو شادمانی نصیب ہوئی ، خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا ،کیوں کہ اساتذہ و احباب سے میری یہ ملاقات اور مادر علمی کی حدود میں حاضری 12 سال بعد ہورہی تھی۔

اس وقت کی خوشی و احساسات اور کیفیت دل کو ضبط تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔
استقبال کے بعد طعام ہال (مطبخ) کا رخ کیا گیا ، یہ وہ پرانا سادہ لکڑی سے بنایا ہوا ہال نہیں تھا ، جس میں ہم نے تقریبا چھ سات سال تک انواع و اقسام کے کھانے تناول کیے ، اس پرانے ہال سے کئی یادیں جڑی ہوئی ہے۔

ایک بھیانک اور خطرناک حادثہ

ایک بھیانک اور خطرناک حادثہ جو اس پرانے ہال میں پیش آیا تھا ذکر کرتا ہوں۔
ایک رات بوقت نماز عشاء ، پرانے لکڑی والے ہال (مطبخ) میں آگ لگ گئ اور بلند وبالا آگ کے شعلے اور دھواں اٹھنے لگا۔
امام صاحب نے سلام پھیرا تو ایک شوراٹھا کہ مطبخ میں آگ لگ گئ ، سب اساتذہ پریشان ہوگئے اور طلباء رونے دھونے لگے ، دل کی ایک عجیب کیفیت تھی۔ طلبہ کو مسجد سے نکلنے سے روک دیا گیا ، بڑے طلباء اور اساتذہ مطبخ کی جانب دوڑے ، جب قریب گئے تو پتہ چلا کہ ، ڈائننگ ہال کی لکڑی کی دیواریں جل رہی ہے ، آگ کو بجھانے کی کسی کی بھی ہمت نہیں ہورہی تھی ، کوئی بھی آگے نہیں بڑھ رہا تھا ، سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس آگ کو کیسے کنڑول کیا جائے، آگ کے شعلے اس قدر سخت تھے کہ جب اس پر پانی ڈالا گیا تو اوپر پتروں تک کو آگ چھوگئ اور پترے بھی جلنے لگے تھے ، لیکن خدا خدا کرکے آگ پر قابو پالیا گیا ، جب آگ بجھی تو پتہ چلا کہ ڈائننگ ہال میں کھڑی مدرسہ کی جو بائک ہے اصل آگ اس میں لگی تھی اور اس کے بعد ہال میں ، بائیک کی جو ٹنکی تھی وہ بہت زیادہ پھول چکی تھی ، خدشہ ظاہر کیا جا رہا تھا کہ کہیں ٹنکی پھٹ نہ جائے ، اور مزید بڑا حادثہ نہ ہو جائے ، لیکن ٹنکی پھٹنے سے بچ گئ۔

اسکے بعد لوگوں نے مختلف قیاس آرائیاں شروع کر دیں ، کوئی کچھ تو کوئی کچھ کہنے لگا۔ اسی رات یا دوسرے دن صبح پولیس وغیرہ بھی آئی تھی تحقیق کے لئےاور لکھائی وغیرہ کرکے چلے گئے ، لیکن آج تک معلوم نہ ہوسکا کہ یہ حادثہ ہوا کیسے تھا ، آگ خود لگی تھی یا کسی نے لگائی تھی۔

شام کا کھانا اور ملاقاتیں

خیر جب ڈائننگ ہال میں داخل ہوئے تو پتہ چلا کہ ، یہ نیا تعمیر شدہ ہال آرسیسی میں بنا ہوا ہے ، بہترین وسیع و عریض خوبصورت صاف شفاف ہال۔
چونکہ بہت وقت ہو چکا تھا کھانے کا بھی شدید تقاضا تھا ، بہت سے دوست و احباب ہم ناکاروں کے انتظار میں تھے ، جو کھانے کے باقی تھے ، دسترخوان بچھایا گیا ، تقریبا بارہ سال بعد مدرسے کے دسترخوان پر کھانا نصیب ہو رہا تھا ، ناظم مطبخ رفیق محترم حافظ امجد صاحب کی نگرانی میں بہت بہترین اور لذیذ کھانا تیار ہوا تھا ، فرحت و شادمانی کے عالم میں ، نئے پرانے رفقاء کی معیت میں ، پرانی یادوں اور باتوں کے ساتھ کھانا کی لذت دوبالا ہوگئی ، علماء کرام نے خوب بہترین ضیافت فرمائی۔
سبھی احباب نے خدمت کی خصوصاً حافظ عادل ، حافظ نفیس ، حافظ مجاہد حافظ عمران وغیرہم نے بھرپور اکرام فرمایا۔ (فجزاکم اللہ)
کھانے سے فارغ ہونےکے بعد ملاقاتیں شروع ہوئی،قاسم العلوم کے میدان میں ٹھنڈی ہواؤں کا لطف لیتے ہوئے ، نئے پرانے دوستوں کے ساتھ نئی باتیں اور پرانی یادیں زیر بحث رہی کہ گھڑی نے بارہ بجادیئے ، اسی کے ساتھ قریبی دوست احباب کے بھی بارہ بجنے لگے ، وہ لوگ اجازت لیکر رخصت ہونے لگے۔

اور چونکہ مقامی و قریبی علماء عصر و مغرب سے ہی مدرسے میں آئے ہوئے تھے ، اس لئے کہ مغرب بعد بھی مدرسہ میں ایک پروگرام تھا۔

جس میں پیرطریقت حضرت مولانا ابرارصاحب ھیور کھیڑا (خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت مولانا نورالحق صاحب ادگیر)تشریف لائے تھےبعد مغرب متصلاً مدرسہ کی مسجد میں حضرت کا خطاب ہوا اسکے بعد اجتماعی ذکر بالجہر بھی ہوا،جس میں عوام وخواص نےشرکت فرمائی۔

اب رات کے بارہ بج چکے تھے اس لئے ٹھنڈ بھی بڑھ رہی تھی لہذا میدان سے اٹھ کر کمرے میں تشریف لے آئے ، اتنی رات گئے حافظ عمران صاحب چانڈول اور مولانا رئیس صاحب ماہولی نے چائے کا نظم کیا۔ (فجزاکم اللہ)

باہر سے آئے مہمانوں کے لیے موسم کی مناسبت سے گرم اور نرم بستروں کا انتظام کیا گیا تھا ، رب کریم انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کیونکہ آئے ہوئے مہمانوں میں بھی لوگ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تھے، جنکی آپس میں کئی سالوں سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی ، اس لیے کمرے میں جانے کے بعد بھی مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہی کہ رات کے دو بج گئے ، بہت سے احباب موت کی بہن سے پیار کرنے لگے ، سو ہم نے بھی اس محبوبہ کی آغوش میں سر رکھ دیا۔

28 جنوری 2023 کی صبح

صبح نیند سے بیدار ہونے کے بعد ، مدرسہ کی مسجد میں نماز فجر ادا کی گئی ، بعدہٗ مطبخ کا رخ کیا گیا۔۔ مطبخ کے باہر ہی حضرت الاستاد حافظ محمد سلطان قاسمی صاحب کے ارد گرد احباب جمع تھے کہ پھر حالات حاضرہ پر باتیں شروع ہوگئی ، مختلف ساتھیوں نے اپنے اپنے علاقہ کے حالات بتائیں۔۔۔۔حافظ صاحب نے ہر ساتھی کی مناسب رہنمائی فرمائی۔

حالات حاضرہ کے تناظر میں حضرت نے بہت ہی مفید اور کار آمد باتیں ارشاد فرمائی۔
جب وطن عزیز پرچھائے ظلم و ستم کے گھنے بادلوں کا تذکرہ ہوا تو پھر حضرت نے افغا/نی جانبازوں کی داستان چھیڑ دی،طلباء کے کارنامے، بیان فرمانے لگے ، حضرت نے اشارتاً لیبیا کی تاریخ بھی سنائی، بتایا کہ کیسےایک شخص نے پورے ملک کی کایا پلٹ دی۔
حضرت نے کہا کہ آج ہمارا سب سے بڑا مرض ایمانی کمزوری بزدلی و کم ہمتی ہے۔
حضرت نے کہا کہ آپ ابنائے قاسم العلوم کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ امامت کے ساتھ ساتھ دیگر چیزوں کے تعلق سے بھی امت کی رہنمائی فرمائے۔
انکو ایمانی و جسمانی ہر دو اعتبار سے مضبوط بنانے کی فکر کریں
امت کے دل سے خوف کو نکال کر ہمت و جرأت پیدا کریں
غفلت کو نکال کر فکریں پیدا کریں
جب احباب نےشکایت کی کہ مخصوص طبقہ کےلوگ کام کرنے نہیں دیتے ہیں ، تو فرمایا کہ مخالفت تو ہوتی رہے گی،حالات اور پریشانی اور مصیبت آتی رہے گی، ہمیں اپنے کام سے کام رکھنا ہے ، اپنے مقصد پر نظر رکھنا ہے
حضرت نے کہا کہ گلاب کانٹوں میں ہی کھلتا ہے

کانٹوں میں جو کھلتا ہے، شعلوں میں جو پلتا ہے
وہ پھول ہی گلشن کی تاریخ بدلتا ہے

حضرت نے کہا کہ یہ امت بہت جذباتی ہے، آپ لوگوں کو انہیں جوش اور ہوش کا فرق کو سمجھانا ہوگا، انہیں ہر اعتبار سے تیار کرنا ہوگا لیکن اقدام سےبچاتےہوئےدفاعی پوزیشن کے لیے۔۔۔۔۔۔اسکے علاوہ بھی دیگر اہم باتیں حضرت نے ارشاد فرمائی۔ (فجزاکم اللہ)

اسکے بعد حافظ امجد صاحب نے چائے کا دسترخوان لگوایا ، سالوں بعد مدرسہ کی چائے توس نصیب ہوئے، جو حسب گنجائش ٹھونس لئے گئے ۔

مرحوم حافظ شکیل کے گھر تعزیت کے لئے

چائے سے فارغ ہونے کے چند احباب نے یہ طے کیا کہ مرحوم حافظ شکیل اشاعتی ڈھالساونگی کے گھر تعزیت کے لئے پھونچا جائے۔

چناچہ تین بائکوں پر 9 افراد پر مشتمل ایک چھوٹا سا قافلہ

جس میں

حافظ ظھیر

مفتی عبدالرحیم

مولانا عمران

حافظ جمیل

مولانا رئیس

حافظ اعظم

مولوی ذیشان

مولوی عرباض

اور بندہ مسعود شامل تھے

حافظ عمران بن ابراہیم چانڈول کی رہبری میں ڈھال ساؤنگی کے لئے روانہ ہوا۔

گھر پھونچ کر پتہ چلاکہ مرحوم سے ایک سال قبل ہی انکے والد کا انتقال ہوچکا ہے ،

مرحوم کے بھائیوں سے ملاقات ہوئی ، ماشاءاللہ سبھی بھائی صاحب الحیہ ہے، دین دار ہے

بڑے بھائی چند ماہ قبل ہی عمرے سے لوٹے ہیں ، چند دیر مرحوم کے متعلق باتیں ہوتی رہی، مرحوم کے دو چھوٹے معصوم اور ننھے بچے ہیں بڑا لڑکا دوسال کا اور چھوٹا صرف ایک سال کا ہے ، بچوں سے ملاقات ہوئی، پھول جیسے خوبصورت بچے ماشاءاللہ ، خدا انکا مستقبل روشن فرمائے۔ آمین

حافظ شکیل صاحب مرحوم میرےدرسی ساتھی تھے، انسے تعلقات کی ابتدا اس وقت سے ہوئی جب یہ ناچیز مادر علمی مدرسہ جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ (ضلع بلڈانہ مہاراشٹرا) میں تحصیل علم کے لیے حاضر ہوا ، مرحوم کا بھی اسی سال داخلہ ہوا۔

اللہ تعالی نے مرحوم کو بہت سے خوبیوں سے نوازا تھا ، مرحوم کی سیرت و صورت اخلاق و عادات جو ذہن میں نقش ہے۔

ہنس منھ چہرہ ، شوخ طبیعت ، طویل قامت ، مزاحیہ مزاج ، ذہین دماغ ، صاف دل ، خوش گفتار ، تیز رفتار ، نیک طبیعت ، نفاست پسند ، خوبرو ، خوب سیرت۔ ذہین و فطین ، قناعت پسند ، معاملات میں صفائی ، باتوں میں سچائی ، خدا غریق رحمت فرمائے ، بڑی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

مرحوم کے انتقال پر بندے نے ایک مضمون بھی لکھا تھا

جسکا عنوان تھا۔ **آہ رفیق محترم**

اور ایک مضمون مولا عمران صاحب چانڈول لکھا تھا

جسکا عنوان تھا۔ **مرحوم کی چند خوبیاں**

ان دونوں مضامین کےذریعہ حافظ صاحب کے متعلق اور انکےاوصاف کے متعلق بہت سی باتیں آپکو معلوم ہوسکتی ہیں، تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد ہم لوگ وہاں سےچلے آئے۔

صبح کا ناشتہ

اب چونکہ کافی وقت ہوچکا تھا اسلئے مدرسہ سے بار بار میزبان رفقاء خصوصاً حافظ نفیس صاحب دھاڑ و دیگر احباب کے فون آرہے تھے کہ ناشتہ کا وقت ہوچکا ہے جلدی آیئے۔

اسلیے جلدی سے مدرسہ پھونچے ، ماشاءاللہ دسترخوان سجا ہوا تھا اور رات جو احباب نہیں پہنچ سکے تھے اب وہ بھی پہنچ چکے تھے ، ایک بہترین و دلکش اور خوبصورت منظر تھا۔ کہ کئی سالوں بعد مادر علمی کے دسترخوان پر کئی سال پرانے رفقاء ایک ساتھ جمع تھے ، یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا ہم اپنےماضی میں چلےگئے ہیں ، وہ پرانی یادیں لوٹ آئی۔ یہ ناشتہ دھاڑ اور چانڈول کے اہل علم رفقائے کرام کی جانب سے تھا ، ماشاءاللہ بہت ہی پر تکلف ناشتہ تھا۔ احباب نے خوب ضیافت فرمائی ، ناشتے کا ذائقہ مزید اس لئے بھی بڑھ گیا تھا کہ حضرات اساتذہ بھی دسترخوان پر موجود تھے۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد اب چونکہ پروگرام کا وقت ہو چکا تھا اس لیے جلدی جلدی اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر پروگرام میں شرکت کے لئے مسجد پہنچ گئے۔

بالآخر وہ گھڑی آگئی جس کا انتظار تھا

28 جنوری 2023 کا دن وہ یادگار دن ہے،جس میں ابنائے قاسم العلوم دھاڑ کا تاریخ ساز اور یادگار پروگرام منعقد ہوا ۔

سبھی احباب اپنی ضرورتوں سے فارغ ہوکر پروگرام گاہ میں پہنچ چکے تھے ، یہ پروگرام مدرسہ جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ ضلع بلڈانہ مہاراشٹرا کے معزز و محترم مہتم حضرت اقدس حافظ محمد مختار خان صاحب جےپوری دامت فیوضیم کی صدارت میں منعقد ہوا ، پروگرام کی شروعات مادر علمی قاسم العلوم دھاڑ کے ایک مایہ ناز فرزند حافظ

مولانا محمد اظہر بن انور جامعی (ہاتھمالی، اورنگ آباد) کی تلاوت سے ہوا۔
بعدہ رفیق مکرم حافظ محمد جمشید بن جانوس ساکر کھیڑا نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گلہائے عقیدت پیش فرمایا۔
جس کا مصرع تھا

آپ کونین کی ہے جان رسول عربی

بعدہ قاسم العلوم کے ایک ننھے طالبعلم نے نعت گنگنائی۔
جس کا مصرع تھا

جنکی تعریف خودرب کعبہ کرے
ان پہ انگلی اٹھانا غلط بات ہے

اسکے بعد کارگزاریوں کا سلسلہ شروع ہوا
جو کہ پروگرام کے مقاصد میں سے ایک مقصد تھا کہ ہر ساتھی کے شروع سے اب تک کے حالات کا پتہ کیاجائے، تاکہ پتہ چلے کہ قاسم العلوم کے فارغین اس وقت کہاں کہاں قاسم العلوم کا فیض تقسیم کررہے ہیں۔۔۔۔۔ اساتذہ کے حکم اور دوستوں کے اصرار پر **سب سے پہلے اس حقیر فقیر ناچیز راقم الحروف نے ٹوٹے پھوٹے انداز میں اپنی خدمات و کارکردگی پیش کی۔**
(ارادہ کہ اپنے حالات اور ٹوٹی پھوٹی خدمات کو زیر تحریر لاؤں ، لیکن ابھی یہ طول کا سبب ہوگا اس لئے ان شاءاللہ آئندہ پھر کبھی)
اس عاجز کی سبھی دوستوں سےایک درخواست ہےکہ آپ لوگ بھی گر مناسب سمجھیں تو اپنے حالات کو اپنی خدمات و کارکردگی کو ضرور بضرور تحریر کریں۔

کارگزاریوں کا یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا ، بہت سے احباب نے کارگزاریاں سنائیں نرم گرم کھٹی مٹھی ، اور کچھ خوشی و غمی سے پرکار گزاریاں رہیں۔

واقعی کارگزاریاں سامنے آنے کے بعد ہی پتہ چلا کہ کس ساتھی کے کیا حالات ہیں اور کونسا ساتھی کن حالات میں سے نکلا ہوا ہے، ساتھ پڑھنے والے رفقاء میں سے بہت سے رفقاء کے حالات سن کر آنکھیں نم ہو گئیں، حالانکہ جس وقت وہ لوگ ساتھ پڑھتے تھے اس وقت انہوں نےان حالات کا ذرا بھی احساس نہیں ہونے دیا ، اور نہ ہی انہوں نے اپنے ان حالات کو اپنی تعلیم پر اثر انداز ہونے دیا ، واقعی ان احباب کا یہ صبر و تحمل ، قابل رشک ہے اور آئندہ والوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگا ۔ انشاء اللہ

میں ابھی یہ تحریر لکھ رہا ہوں تو بے اختیار آنکھیں نم ہو رہی ہے۔

30 جنوری 2023 کی صبح استاد محترم حضرت مولانا عبدالمقیت صاحب چانڈول سے جب فون پر گفتگو ہوئی تو حضرت نے بھی اس بات کا تذکرہ کیاکہ بڑی دکھ بھری کارگزاریاں بچوں نے سنائی ، حضرت کہنے لگے جب میں نے ایک صاحب کے کارگزاری سنا تو بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

کارگزاری تو بہت سارے دوستوں نے سنائی ، سب کی کار گزاریوں کو نقل کرنا طول کا سبب ہوگا ، اس لیے یہاں صرف صبح کی مجلس میں کارگزاری سنانے والے رفقاء کرام کے نام ذکر کئے جاتے ہیں اور چند ایک احباب کی مختصراً کارگزاریاں۔

صبح کی مجلس میں کارگزری سنانے والے رفقاء کے نام

حافظ عمران بن نول خاں ماہولی

مولانا حافظ صادق بن ایوب ماہولی

حافظ شعیب کالے گاؤں

حافظ ظہیر بن عبدالرشید سیلود

حافظ مولانا مفتی قاضی عبد الرحیم بن عبدالرشید سیلود

مولانا انصار بن عادل کوتھلی

حافظ مولانا عبدالرحیم بن کلیم سوداگر دھاڑ

مولانا تسلیم جے پوری

حافظ جمشید ابن جانوس خان ساکر کھیڑا

حافظ ڈاکٹر اکبر بن سید افسر دھاڑ

حافظ مولانا عمران بن ابراہیم چانڈول

حافظ عبدالرحیم دھامن گاؤں بڑے

حافظ مولانا محمد رضوان سوداگر دھاڑ

حافظ اسماعیل بن یوسف قریشی روہین کھیڑ

حافظ جمیل کھام گاؤں

حافظ اعظم آلیواڑی

حافظ سلمان بن ظفر بھراڑی

حافظ مولانا محمد نظران بن ادریس خان پٹھان ساؤنگی

حافظ یونس صاحب ماہولی

حافظ مولانا نوید بن شارق چانڈول

حافظ شاہ رخ بن یوسف روہین کھیڑ

حافظ مولانا اظہر بن انور ہاتھالی اورنگ آباد

بندہ مسعود بن انور ہاتھالی

صبح کی مجلس میں تقریبا 23 لوگوں نے کارگزاریاں سنائیں

ہم درس و ہم عصر رفقاء کا زمانۂ طالب علمی ذہن و دماغ میں نقش ہے ، اور احباب کو دیکھ گویا وہ دل دماغ کی اسکرین پر نمودار ہونےلگا تھا، اور حالیہ کارگزاری اور فراغت کے بعد سے اب تک کے کارنامے سن کر ایک بات ذہن میں آگئی۔

استاد محترم حافظ محمد سلطان قاسمی صاحب نے بہت زمانہ پہلے آفس کی دیوار پر لکھا تھا۔

یہ زرد پتا جو دکھائی دیتا ہے
یہیں سے پھوٹیں گی قاسم العلوم کے بہار کی کلیاں

احباب کو دیکھ اورسنکر رشک ہونے لگا کہ، کل کےیہ معصوم دکھائی دینے والے پودے ، آج علم و عمل ، فضل و کمال کے بڑے بڑے درخت بن چکے ہیں۔

جو یقیناً اپنے اساتذہ اور مادر علمی کا فخر ہے ، خدا سدا آباد رکھے۔ آمین

کارگزاریاں سبھی کی اچھی اور کارکردگی سبھی کی بہترین رہی ، الحمدللہ قاسم العلوم کا ہر فرزند اپنے آپ میں ایک انجمن ہے ، ہر فرد اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ خداوند کریم نے ہمیں دین کا طالب علم بنادیا ، رب کریم آخری سانس تک اسی طرح ہم سب کو دین کا طالب خادم بنائے رکھیں۔ آمین

مولانا عبدالرحیم صاحب کے احوال

اب قاسم العلوم دھاڑ کے ایک مایہ ناز فرزند کا تعارف و کارگزاری و کارکردگی پیش کی جاتی ہے۔

جنکا نام نامی اسم گرامی ہے
حافظ مولانا عبدالرحیم حسینی صاحب
مولانا کی پیدائش 2 اپریل 1990 کو دھاڑ شہر میں ہوئی والد کا نام کلیم سوداگر صاحب اور دادا کا نام مجید سوداگر صاحب ہیں۔
مولانا کو انتہائی کم عمری میں تحصیل علم کا شوق ہوا ، چنانچہ اپنے تایا جان (بڑے ابو) مرحوم انو سوداگر صاحب کے ساتھ مادر علمی مدرسہ جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ میں داخلہ کے لئے پھونچے ، یہ سن دو ہزار عیسوی تھا ، مدرسہ کے قیام کا پہلا سال ، لیکن کم عمری کے وجہ سے موصوف کا داخلہ نہ ہوسکا۔
آپ کو تحصیل علم کا اس قدر شوق تھا کہ آپ نے داخلہ نہ ہونے کی وجہ سے کھانا پینا چھوڑدیا اور رونا دھونا شروع کر دیا ، شام کو جب آپ کے والد محترم جناب کلیم سوداگر صاحب کھیت سے گھر لوٹے تو والدہ نے کہا کہ ، عبدالرحیم مدرسہ میں داخلہ کے لئے بضد ہے،مدرسے والوں نے منع کر دیا ہے ، اب آپ کوشش کیجیے۔
چناچہ مولانا محترم کے والد صاحب مولانا کو لے کر مدرسہ آئے اور حضرت الاستاد حافظ سلطان صاحب قاسمی کی خدمت میں بڑی منت سماجت کرنےلگے اور حافظ صاحب بار بار انکار کرتے رہےلیکن مولانا عبدالرحیم صاحب کی ضد اور تحصیل علم کے شوق نے انہیں مدرسے میں داخلہ دلا ہی دیا۔
اب داخلہ تو ہو چکا تھا ، لیکن مولانا محترم کے والد صاحب کے غربت کا یہ عالم تھا اور انکے گھریلو حالات اس قدر ناگفتہ بہ تھے کہ داخلہ فیس جو صرف ڈھائی سو روپے تھی، نہ اسکا انتظام تھا اور نہ ہی اپنےفرزند کو کو ضروری سامان صندوق کپڑے اور دیگر چیزیں

دلانے کے لئے کچھ رقم تھی۔

چنانچہ مولانا محترم کے والد صاحب نے اپنے گھر میں پلنے والا بکری کا بچہ پانچ سو روپے میں فروخت کر دیا ، اور آدھی رقم بطور داخلہ فیس جمع کردیا اور آدھی رقم میں مولانا محترم کی دیگر ضروریات پوری کی گئی۔

اللہ اکبر! کیا داستان ہے ، ایک طرف ایک معصوم کا تحصیل علم کا جذبہ ، اور دوسری طرف ایک غریب باپ کی قربانی ، جسے کبھی نہ بھلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کا حق ادا کیا جاسکتا ہے۔

یہ مولانا کی خوش قسمتی تھی کہ آپ قاسم العلوم کے سات یا آٹھ نمبر کے طالب علم رہے ہیں۔ موصوف نے دینیات و ناظرہ قرآن اور حفظ قرآن کریم قاسم العلوم دھاڑ میں ہی مکمل کیا۔

اور سن دو ہزار سات میں قاسم العلوم کے پہلے عظیم الشان جلسہ عام میں خادم القرآن والمساجد حضرت مولانا غلام محمد وستانوی صاحب حفظ اللہ کے ہاتھوں سند تحفیظ القرآن سے نوازے گئے۔

مولانا کے حفظ اساتذہ میں حضرت الاستاد حافظ محمد سلطان قاسمی ، حافظ اکبر صاحب ، حافظ محمود صاحب دھاوڑا والے اور حافظ موسی صاحب کوتھلی والے شامل ہیں

سن دو ہزار پانچ میں حفظ مکمل کرنے کے بعد ، عالمیت کے لئے حافظ مختار خان صاحب جے پوری و حافظ سلطان صاحب قاسمی صاحب کے مشورے سے موصوف نے سن دو ہزار چھ میں ، گجرات کے ایک مشہور و معروف ادارے مولانا محمود شبیر صاحب مرحوم کے مدرسہ ،جامعہ حسینیہ راندیر (گجرات) میں داخلہ لیا ،اور فارسی سے لے کر اخیر تک وہی

سے تعلیم مکمل کی وہی سے 2014 میں دورہ حدیث شریف، شیخ الحدیث مفتی محمد اسماعیل کچھولوی دامت برکاتہم سے پڑھ کر سند فضیلت حاصل کی۔

اسی طرح مسلسلات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سند بھی مفتی اسماعیل کچھولوی دامت برکاتہم العالیہ سے حاصل کی۔

مفتی اسماعیل صاحب کے پاس مسلسلات کے دو شجرے ہیں ، ایک 7 واسطوں سے ، اور ایک صرف 6 واسطوں سے شاہ ولی اللہ تک پہونچتا ہے۔

اسیطرح موصوف کو حضرت مولانا سالم صاحب قاسمی سے بھی اجازت حدیث حاصل ہیں۔

اسی طرح ابھی چندسال قبل، موصوف نےسند تدریب المعلمین نحو و صرف باجازت مولانا محمد علی بجنوری قاسمی حاصل کی۔

جامعہ حسینیہ راندیرکےطالب علمی کےزمانے میں ہی موصوف نےعلاقہ کی مشہور ومعروف شخصیت پیر طریقت حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم سے اصلاحی تعلق قائم کر لیا تھا ، حضرت کی نگرانی میں ہی ذکر و فکر اورادوظائف کا سلسلہ جاری ہے ، رب کریم مزید ترقیات نصیب فرمائے۔

مولانا موصوف نے حفظ مکمل کرنے کے بعد سے فراغت تک مسلسل تراویح سنانے کا اہتمام کیا۔

بعد فراغت سن دو ہزار پندرہ سے اپنی مادر علمی جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ ضلع بلڈانہ مہاراشٹرا میں مدرس طے ہوئے ، تب سے تاحال وہی پر تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

الحمداللہ! موصوف ایک مشفق و مربی ، بااخلاق محنتی اور کامیاب مدرس ثابت ہوئے۔

حافظ نظران صاحب کے احوال

اسی طرح قاسم العلوم دھاڑ کے ایک اور فرزند کے احوال پیش خدمت ہے۔ جنہوں نے پروگرام میں بذات خود بھی اپنی درد بھری روداد سنائی۔

میری مراد حافظ محمد نظران خان ، حالیہ امام و خطیب مدینہ مسجد دھاڑ ہے۔

حافظ محمد نظران خان کا وطن اوگھڑراؤ ساؤنگی تعلقہ بھوکردن ضلع جالنہ ہے ، آپ کے والد صاحب کا نام مولانا ادریس صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہے ، موصوف کی پیدائش 15 اپریل 1991 کو ہوئی۔

حافظ صاحب نے تحصیل علم کے لیے سن دو ہزار میں ہی مادر علمی قاسم العلوم کا رخ کیا ، جو کہ مدرسہ کا ابتدائی سال تھا، لیکن کسی وجہ سے داخلہ نہ ہوسکا، پھر آئندہ سال سن دو ہزار ایک میں دو بارہ کوشش کی، امثال بفضلہٖ تعالیٰ داخلہ ہو گیا ، حافظ صاحب نے یہیں سے اپنے علمی سفر کا آغاز کیا اور تقریبا دو ہزارسات تک یہی زیر تعلیم رہے ، اور مادرعلمی کے پہلے عظیم الشان جلسہ عام میں خادم القران والمساجدالحاج مولانا غلام محمد وستانوی دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں سند تحفیظ القرآن حاصل کی۔

حافظ صاحب کے اساتذہ میں ، حافظ محمد سلطان صاحب قاسمی ، مولانا عبدالمقیت صاحب چانڈول، مولانا عبدالستار صاحب ماہولی ، مولانا ادریس مارول ، حافظ ضیاء الدین صاحب لکھنؤ.... وغیرہ شامل ہیں۔

سنہ 2008 میں حافظ صاحب نے عالمیت کے لیے گجرات کے ایک مشہور و معروف ادارے ، جامعہ اشرفیہ راندیر کا رخ کیا ، لیکن وہاں کی آب و ہوا راس نہ آئی ، تو وہاں سے واپس آ کر جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم جامع مسجد اورنگ آباد

(شاخ ندوۃ العلماء لکھنؤ) میں داخل ہوئے،اور ابھی مشکوۃ تک تعلیم مکمل ہوئی تھی کہ ،
سال سنہ 2013 میں قضائے الہی سے حافظ صاحب کے والد مولانا محمد ادریس صاحب
کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
جس کی وجہ سے موصوف مشکوۃ کا امتحان نہ دے سکے۔
اور جب شوال میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوا ، تو بعض گھریلوں حالات کی وجہ سے
اور والد صاحب کا سایہ اٹھ جانے کی وجہ سے ، موصوف تعلیمی سلسلہ برقرار نہ رکھ
سکیں ۔ گھر والوں اور اساتذہ کے سمجھانے کے بعد بھی موصوف کا دل مدرسہ جانے کا
نہیں چاہ رہا تھا۔
موصوف نے اپنی کارگزاری میں سنایا کے والد صاحب کا یہ معمول تھا کہ جب بھی
تعلیمی سال کا آغاز ہوتا ، والد صاحب مجھے سے پوچھتے کہ بیٹا مدرسہ کب جاؤ گے؟ میں
کہتا کل چلا جاؤں گا ، تو والد صاحب کہتے ٹھیک ہے ، کل چلا جانا۔
چاہے جتنے دن کی تاخیر ہو جائے والد صاحب کبھی ڈاٹ ڈپٹ نہیں کرتے تھے۔ پھر ہوا
یوں کے والد صاحب انتقال کے بعد گھر کے دیگر افراد کے خواب میں آنے لگے ، لیکن
تین مہینے ہو گئے کہ موصوف کے خواب میں نہیں آئے ،اس بات کو لیکر موصوف کافی
پریشاں رہنے لگے کہ اچانک ایک رات والد صاحب خواب میں آئے اور اپنا وہی سوال
دہرایا کہ بیٹا مدرسہ کب جاؤ گے؟
موصوف کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں کہہ دیا کہ کل چلا جاؤں گا ۔
موصوف نے اب عزم کر لیا کہ انہیں اپنے تعلیمی سلسلہ کو آگے بڑھانا ہے ، اور سمجھا
کہ ان کے والد صاحب کی بھی یہی خواہش ہے۔

موصوف پانچ بھائیوں میں چوتھے نمبر پر ہیں ، موصوف کے علاوہ دیگر بھائی تعلیم مکمل نہ کر سکے تھے اس لئے بھی موصوف کا ارادہ ہوا کہ اب مجھے والد صاحب کی روح کی تسکین کی خاطر عالمیت مکمل کر لینا چاہیے۔

موصوف بیان کرتے ہیں کہ پھر میں کاشف العلوم پہنچ گیا ، اور میں یہ سمجھا کہ میرے اساتذہ جو کہ میرے والد صاحب کے دوست ہیں مجھے اگلے درجہ میں بٹھا دیں گے لیکن انہوں نے منع کردیا ، کیوں کہ کاشف العلوم کے اصول میں سے ہے کہ بغیر امتحان میں کامیابی کے کسی بھی طالب علم کو اگلے درجہ میں داخلہ نہیں دیا جاتا ہے ، مجبوراً ایک سال یہاں دہرانا پڑا۔

موصوف کے کاشف العلوم کے اساتذہ میں حضرت مولانا مفتی نعیم صاحب قاسمی مولانا نسیم الدین صاحب مفتاحی مولانا عبد القدیر صاحب مدنی مولانا علیم الدین صاحب ندوی مولانا کلیم صاحب کاشفی ندوی۔مولانا معزالدین فاروقی ندوی اور مولانا مشفق صاحب کاشفی ندوی.......وغیرہ شامل ہیں۔

موصوف کی یہ خواہش تھی کہ آخری سال ندوۃ العلماء لکھنؤ میں مکمل کیا جائے ، لیکن گھریلو حالات کی ناگفتہ بہ ہونے کی وجہ سے ، موصوف نے جامعہ محمدیہ مالیگاؤں کا رخ کیا (جو ایم ایل اے مفتی اسماعیل قاسمی صاحب رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند کا مدرسہ ہے) اور وہی سے بخاری شریف حضرت مولانا محمد شکیل صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ اور مولانا محمد انیس الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ (مالیگاوں) والوں سے پڑھ کر سنہ 2015 میں سند عالمیت حاصل کی۔

بعد فراغت والساونگی میں دو سال امامت و خطابت کے فرائض انجام دیے ۔

بعدہ مادر علمی کے قریب ایک چھوٹے سے دیہات بورکھیڑے میں ایک سال امامت کے فرائض انجام دیے۔

لاک ڈاؤن میں گھر رہنے کے بعد اب موصوف دھاڑ شہر کی بازار کی مدینہ مسجد میں امام و خطیب ہے ، ساتھ مکتب بھی پڑھاتے ہیں ، اور اب اسی کے ساتھ تجارت بھی شروع کردیا ہے۔ رب کریم خوب برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

مہتمم صاحب کی پند و نصائح

کارگزاریوں کا سلسلہ مکمل ہونے کے بعد ، **حضرت الاستاد حافظ محمد مختار خان صاحب جےپوری دامت برکاتہم العالیہ** مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ نے ابنائے قاسم العلوم دھاڑ سے مختصر پر اثر اور دلچسپ خطاب فرمایا۔

حضرت نے فرمایا کہ سب سےپہلے ہمیں اپنے یقین کودرست کرناہوگا کہ رازق اللہ ہے۔

پھر فرمایا کہ آپ سب ایک ماں کی اولاد ہے ایک ادارے کے فیض یافتہ ہیں ، اس لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور تعلقات برقرار رکھو ، ایک دوسرے کی خبرگیری کیا کرو ، ایک دوسرے کا ہر اعتبار سے تعاون کرو

فرمایا کہ آپ لوگ جہاں کہیں بھی خدمت انجام دے رہے ہو ، وہاں جڑ کے رہو جوڑ کے رہو ، حالات آئیں گے ، لوگ برا اسی کو کہتے ہیں ، جو اچھا ہے۔

ایک شرابی دوسرے شرابی کو کبھی برا نہیں کہتا ، وہ کہتا ہے وہ تو میرا دوست ہے۔

فرمایا کہ جب کوئی ہمیں تنگ کریں تو یہ دیکھنا کہ مجھ سے کیا غلطی ہو رہی ہے ، کہیں میری سنتیں تو نہیں چھوٹ رہی ؟ کچھ بگاڑ میری نیت میں تو نہیں آگیا؟

فرمایا کہ مقتدیوں سے مل جھل کر رہو ، انکی خوشی غمی میں شرکت کیا کرو۔

فرمایا کہ میں نے بھی 10سال امامت کیا، صوم و صلوٰۃ کے پابند ضعیف العمر لوگ میرے پیچھے نماز پڑھتے تھےاور وہ نماز میں صاحبِ ترتیب تھے ، ان کی سنتیں نہیں چھوٹتی تھی۔
فرمایا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بوڑھے ہمارے پیچھے کیوں پڑ گئے؟ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ وہ لوگ بہت پابند ہوتے ہیں ، تو وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا امام بھی پابند ہو ، ہمارے ساتھ ہمارا امام بھی سنتوں کا اہتمام کرنے والا ہو۔
فرمایا کہ تبلیغی جماعت والے اپنے کام میں خالص ہیں ، علم سے کورے ہیں ، جتنا ہوسکے انہیں وقت دو انکا کلمہ نماز درست کراؤں ، انہیں قرآن سکھاؤں ، انکی تعلیم گشت ملاقاتوں میں ساتھ دو ، اس سے پیار محبت بڑھتا ہے۔
فرمایا کہ اسی طرح برادران وطن میں دعوت دین کااہتمام کرو ، سال میں ایک دو مرتبہ انہیں جوڑوں ، انہیں دعوت دو ، کبھی عید کے موقع پر جوڑ کر شیر خورمہ کا پروگرام رکھو ، کبھی ہندو مسلم اتحاد پروگرام رکھو ، کبھی مسجد پریچے پروگرام (مسجد کا تعارف) کبھی مکتب پریچے ، کبھی اذان پریچے پروگرام رکھو۔یہ سب کرنے کے کام ہیں۔

مولانا حبیب کاشفی کی نصائح

حضرت اقدس حافظ محمد مختار خان صاحب جےپوری کے بعد جالنہ سے آئے ہوئے مہمان حضرت مولانا حبیب کاشفی صاحب ، امام مسجدِ بلال جالنہ مہاراشٹرا نے بھی مختصر خطاب فرمایا۔
حضرت نے فرمایا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ کسی نہ کسی جگہ دینی خدمات سے جڑے ہوئے ہیں ، اس پر اللہ کا شکر ادا کریں
اسی طرح فرمایا کہ آپ حضرات مکاتب میں پڑھاتے ہیں،کوشش کیجئے کہ بچوں کے عقائد

کو مضبوط بنائیں ، اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین انکا بنایئے ، آج باطل عقائد کے بگاڑ کے لیے بہت محنت کر رہا ہے

اسی طرح فرمایا کی تعلیم کے ساتھ تربیت کی بھی فکر کیجئے ، مزید فرمایا کہ موبائل فون کا استعمال احتیاط سے کیجئے ، جتنا ہوسکے اس سے دور رکھئے۔

قاضئ شریعت شہر جالنہ کا خطاب

بعدہٗ مقرر خصوصی کی حیثیت سے قاضئ شریعت شہر جالنہ مفتی عبدلرحمن اشرفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا پر مغز خطاب ہوا۔

حضرت نے بہت سے اہم موضوعات پر گفتگو فرمائی۔

سب سے پہلی چیز حضرت نے یہ فرمائی کہ مدارس میں سب اہم اہم علوم یعنی آسمانی علوم پڑھائے جاتے ہیں ، دنیا کتنی بھی ترقی کر لیں آپ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ ابنائے قاسم العلوم کا تیئیس سالہ پروگرام ہے ، اس میں چند اہم باتیں آپ حضرات کے گوش گزار کرنی ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ کہ :- کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کی مادر علمی کی بدنامی ہو اور آپ کے اساتذہ کو رسوائی ہو۔

دوسری بات :- یہ کہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ہم نے مدرسہ سے صرف حصول علم کے اصول سیکھیں ہیں ، اب انہیں اصولوں کی روشنی میں ہم کو علم حاصل کرنا ہے ، کتابوں سے علم حاصل کرنا ہے ناکہ سوشل میڈیا سے ، (خصوصاً اکابرین کی کتابوں سے) ہمیشہ متعلم بن کے رہیں موت تک ہم کو علم حاصل کرنا ہے۔مطالعہ کا اہتمام کیجئے ، شروع شروع میں تکلیف ہوتی ہے ، دل نہیں لگتا ہے ، دل لگنا پڑے گا۔

بزرگوں نے لکھا ہے کہ کسی نیک عمل پر طبیعت کے آمادہ نہ ہونے کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں ، ایک تو یہ کہ پیٹ میں حرام غذا داخل ہورہی ہوگی ، اگر ایسا ہے تو توبہ کیجئے ، دوسرے یہ کہ طبیعت عادی نہیں رہی ہوگی ، اگر ایسا ہے تو بتکلف (مشقت کے ساتھ) کوشش کیجئے۔

یہ چند کتابوں کو اپنے مطالعے میں ضرور رکھیں

حضرت شیخ الہند کا ترجمہ قرآن

فوائد عثمانی

معارف القرآن

سیرت المصطفیٰ

بہشتی زیور

عمدۃ الفقہ

علم الفقہ

......وغیرہ وغیرہ

اسی طرح بزرگوں کی سوانح حیات

چند صفحات کا مطالعہ روزانہ پابندی سے کیجئے۔

فرمایا :- ایک عالم کی زندگی مطالعہ ہے ، جو مطالعہ نہ کریں وہ عالم ہی نہیں ، صرف سند سے کوئی عالم نہیں بن جاتا ، علم میں رسوخ ضروری ہے اور علم میں رسوخ مطالعے سے پیدا ہوگا۔

تیسری بات یہ فرمائی کہ ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھیں۔ ہمارا کام وہی جو نبی کا

کام تھا ، پوری سیرت کا خلاصہ دو چیزیں ہیں امت کی تعلیم اور تربیت۔
تربیت میں کل سات چیزوں کو ٹارگیٹ کرنا ہے۔

(1) ایمانی تربیت
(2) اخلاقی تربیت
(3) جسمانی تربیت
(4) عقلی تربیت
(5) نفسیاتی تربیت
(6) جنسی تربیت
(7) معاشرتی تربیت

پھر ان سات چیزوں کی تفصیل ارشاد فرمائی۔
(طول کے خوف سے تفصیلات کو ترک کیا جاتا ہے۔)

پھر کچھوے اور خرگوش کی کہانی سنا کر یہ نتیجہ ارشاد فرمایا کہ ہر فرد کو اپنی اپنی فیلڈ میں رہ کر کام کرنا چاہیے،کسی اور سے مقابلہ آرائی کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔
فرمایا اپنی فیلڈ میں رہ کردین کے ہرشعبے والوں کا مقدور بھر تعاون کو ضروی سمجھیں۔
پھر فرمایا کہ آج کے حالات کے پیش نظر اس بات کی کوشش کیجیے کہ امت کے ہر فرد کو مساجد اور علماء و اہل اللہ سے جوڑیئے۔
آخری بات یہ فرمائیں کہ ابنائے قاسم العلوم آپس میں متحد رہتے ہوئے اپنی مادر علمی کا ہر لائن سے تعاون کریں۔

دعوت مشروب

مفتی صاحب کے بیان پر صبح کی مجلس کا اختتام ہوا، اب چونکہ وقت بھی کافی ہوچکا تھا ، کھانے کا بھی تقاضا تھا لہذا مطبخ کا رخ کیا گیا ، اور بہترین ، لذیذ و دلکش کھانے سے پیٹ کا دوزخ بھرا گیا ، یہ کھانا مادر علمی کی جانب سے تھا ، اور کھلانے والے دھاڑ کے علماء کرام و حفاظ عظام وغیرہ تھے ، اور ساتھ کھانے والے بھی نئے پرانے رفقاء تھے، اور سالوں بعد یہ دسترخوان اور احباب کی معیت نصیب ہوئی تھی اس لیے بھی کھانے کی لذت مزید بڑھ گئی تھی۔

پھر کھانے سے فراغت کے بعد آپسی ملاقاتوں کا سلسلہ چلنے لگا ، اسی اثنا میں رفیق محترم مولانا محمد رضوان سوداگر صاحب دھاڑ کی جانب سے دعوتِ مشروب آئی ، اب چونکہ کھانا کچھ زیادہ ہی ہو چکا تھا اس لئے اس کے ہضم کرنے کا انتظام بھی ضروری تھا ، اس لئے بلاتاخیر بلاجھجک بلاتکلف دعوت قبول کرلی گئی۔

تقریباً دو درجن کے قریب افراد بائکوں پر سوار ہوکر مدرسہ سے ایک کلومیٹر کی دوری پر دھاڑ شہر کے زم زم نگر میں حافظ رضوان صاحب کے گھر پھونچے۔

ماشاءاللہ! حافظ صاحب کا گھر بہترین دلکش ، خوبصورت اور عالیشان ہے ، اور ہاں کافی وسیع بھی ہے ، جو کہ خوش بختی کی علامت ہے۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں خوش بختی سے ہیں۔

نیک بیوی، کشادہ گھر،

نیک پڑوسی، اور اچھی سواری۔

اور چار چیزیں بد بختی سے ہیں:
برا پڑوسی، بری بیوی،
بری سواری، اور تنگ مکان۔
تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد احباب کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا ، موقع کی مناسبت سے مشروب بہتر بلکہ بہترین تھا ، جسے فوراً سے پیش تر حلق شریف میں انڈیل لیا گیا۔ الحمدللہ (فجزاکم اللہ)

مولانا حافظ محمد رضوان سوداگر صاحب کا مختصر تعارف

رفیق محترم حافظ مولانامحمد رضوان صاحب کی پیدائش 20اپریل 1990کو دھاڑ شہر میں ہوئی،آپ سوداگر برادری سے تعلق رکھتے ہیں ، آپ کے والد صاحب کا نام محترم جناب عرفان سوداگر صاحب ہے۔ آپ اس وقت زم زم نگر دھاڑ میں رہتے ہیں۔
موصوف نے تحصیل علم کے لئے 1998 میں مدرسہ حضرت ابو بکر صدیق رض عنبڑ ضلع جالنہ کا رخ کیا ، وہاں پر دینیات کی دو سالہ تعلیم مکمل کی ، اس کے بعد جب سن 2000 عیسوی میں قاسم العلوم دھاڑ کی بنیاد پڑی تو دینیات کے تیسرے سال کے لئے قاسم العلوم میں داخل ہوئے ، دینیات سوم حافظ سلطان صاحب کے پاس پڑھ کر خوش قسمتی سے سنہ 2001 میں حفظ قرآن بھی حافظ سلطان صاحب قاسمی دامت برکاتہم کے پاس ہی شروع کیا۔
موصوف کے حفظ کے اساتذہ میں حافظ سلطان صاحب ، حافظ اکبر صاحب ، حافظ موسی کوتھلی ، حافظ محمود صاحب دھاوڑا وغیرہ شامل ہیں۔
سن دو ہزار چھ میں حفظ قرآن کریم مکمل کر کے ، سنہ 2007 میں ، مادر علمی جامعہ

اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ کے پہلے عظیم الشان جلسہ عام میں خادم القران و المساجد حضرت الحاج مولانا غلام محمد وستانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں سند تحفیظ القرآن حاصل کی۔

پھر یہاں سے مولانا نے ازہر مہاراشٹرا جامعہ اشاعت العلوم اکل کواں کا رخ کیا ، وہاں پر ایک سال قرآن کریم کا دور کرنے کے بعد ، وہی پر شعبہ عالمیت میں داخلہ لیا ، جامعہ اکل کوا میں عربی چہارم تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد۔

موصوف نے جامعہ محمدیہ مالیگاؤں میں عربی پنجم میں داخلہ لیا ، اور یہیں سے عالمیت مکمل کرکے سند فضیلت حاصل کی۔

موصوف کو فراغت کے فوراً بعد نکاح کے بندھن میں باندھ دیا گیا۔

پھر مجبوراً موصوف نے تحصیل علم کا سلسلہ موقوف کرکے خدمت دین کا سلسلہ شروع کردیا۔

چند سال امامت خطابت مکتب وغیرہ پڑھانے کے بعد ، لاک ڈاؤن کے ہاتھوں مجبور ہوکر تجارت کے میدان میں کود پڑے۔

موصوف اب دھاڑ شہر میں ہی کرانہ دوکان چلاتے ہیں ، دعا ہیکہ رب کریم خوب برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

دعوتِ چائے

حافظ رضوان صاحب کی دعوتِ مشروب سے فارغ ہوکر ، احباب کا یہ قافلہ قاسم العلوم کے ایک ہونہار سپوت رفیق مکرم حافظ محمد عادل سوداگر صاحب کے دعوتِ چائے پر انہی کی رہبری میں انکے گھر پھونچا۔

ابھی چائے بننے میں دیر تھی ، تب تک احباب آپس میں پرانی یادیں تازہ کرتے رہیں۔
اب چونکہ وقت بھی کافی ہو چکا تھا، نماز ظہر اور پھر دوپہر کی مجلس کا وقت بھی قریب تھا،اس لیے جلدی سے گرم چائے کی چسکیاں لے کر احباب کا یہ قافلہ مدرسہ کی جانب روانہ ہوگیا۔

حافظ عادل سوداگر صاحب کا مختصر تعارف

رفیق محترم حافظ محمد عادل سوداگر صاحب کی پیدائش 1990 میں دھاڑ شہر میں ہوئی ، آپ کے والد صاحب کا نام محترم جناب سعید سوداگر صاحب ہے۔
موصوف نے تحصیل علم کے لئے سن 2000 عیسوی میں قاسم العلوم دھاڑ میں داخلہ لیا ، جوکہ مدرسہ کا ابتدائی سال تھا ، تین سالہ دینیات کورس مکمل کرنے کے بعد موصوف نے قاسم العلوم دھاڑ میں ہی حفظ قرآن شروع کیا۔
اور یہی پر حفظ قرآن کریم مکمل کر کے،سنہ 2007 میں ، مادر علمی جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ کے پہلے عظیم الشان جلسہ عام میں خادم القران و المساجد حضرت الحاج مولانا غلام محمد وستانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں سند تحفیظ القرآن حاصل کی۔
موصوف کے اساتذہ میں حافظ سلطان صاحب قاسمی ، مولانا عبدالستار صاحب ماہولی ، حافظ موسی کوتھلی ، حافظ محمود صاحب دھاوڑا وغیرہ شامل ہیں۔
حفظ مکمل کرنے کے بعد پھر موصوف نے قرآن کریم کا دور کرنے کے لیے جامعہ اشرفیہ راندیر کا رخ کیا۔
پھر موصوف نے عالمیت کے لئے ازہر مہاراشٹرا جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا کا رخ کیا ، موصوف نے جامعہ اکل کوا میں عربی چہارم تک تعلیم حاصل کی ، اس کے بعد

گھریلو مسائل کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ موقوف کر دیا۔
موصوف نے اپنی تدریسی خدمات کا آغاز جامعۃ المؤمنات حضرت فاطمہ الزہراء چانڈول سے کیا ، اور یہی پر مسلسل سات سال تک خدمات انجام دیتے رہے۔
پھر اچانک موصوف نے تجارت کرنے کا فیصلہ کر لیا ، اب حافظ عادل صاحب ماشاءاللہ دھاڑ شہر میں ہی ھارڈویئر کی دوکان چلاتے ہیں ، دعا ہیکہ رب کریم خوب برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

دوپہر کی مجلس

بعد نماز ظہر دوپہر کی مجلس کا آغاز حافظ محسن بھوکردن کی تلاوت سے ہوا۔
اسکے بعد حافظ فیروز دھاڑ نے ایک نظم پڑھ کر سماں باندھ دیا ،
جس کا مصرع تھا

میرے دوستو! زندگی ایک سفر ہے
کہیں ٹھہر جانے کی کوشش نہ کرنا

بعدہٗ ایک اور صاحب نے ایک نظم پڑھا
جس کا مصرع تھا

کلام اللہ پڑھ پڑھ کر جو سینہ جگمگاتا ہے
قسم اللہ کی وہ فردوس میں گھر بناتا ہے

حافظ مختار صاحب کی نصائح

اسکے بعد حافظ مختار خان صاحب نے بیان فرمایا۔
حضرت نے کچھ صبح کی نشست کی باتیں دہرائی ، اور کچھ نئ باتیں ارشاد فرمائی۔

فرمایا کہ جہاں کہیں رہو اپنی مادر علمی کا خیال رکھو ، رابطہ میں رہو۔
فرمایا کہ آپ ابنائے قاسم العلوم میں سے دس افراد کی ایک کمیٹی بنائیے ، تاکہ وہ اگلے کام و پروگرام طے کرسکے۔

حافظ سلطان صاحب کی نصیحتیں

حافظ مختار صاحب کے بعد ، حافظ سلطان صاحب قاسمی نے بیان فرمایا
حضرت نے فرمایا: آپ لوگ سب سے پہلے احساس کمتری سے نکلئے ، اور امام ہے تو امام بنکر رہئے ، مقتدی نہیں۔
فرمایا :- آج کے حالات کے بگاڑ ، اور آپسی انتشار کی وجہ ، (کہ ایک جماعت دوسری جماعت کو قبول نہیں کر رہی) مجھے یہ ہے ہے مقتدیٰ مقتدی بنے ہوئے ہیں۔
فرمایا :- ہو اجتبٰکم {اس نے تمہیں (اپنے دین کے لیے) منتخب کرلیا ہے} خدا کے اس انتخاب پر کھرے اور پورے اتر کر دکھاؤ۔
فرمایا :- آپ لوگوں کی محنت کا کوئی بدل نہیں،آپ وارثین انبیاء ہیں ، اور انبیاء فرماتے تھے {قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا: تم فرماؤمیں اسپر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا}
فرمایا :- جب اپنی خدمت کا بدل چند پیسوں کو سمجھ لو گے تو پھر احساس کمتری کا شکار ہوں گے ، حضرت نوح کی طرح بے غرض ہو کر دن رات محنت کرنا ہے۔
(سورۂ نوح آیات)
فرمایا :- اگر آپ کو اس پر فتن دور میں اللہ نے درس و تدریس ، تعلیم و تعلم ، سے جوڑا ہے تو آپ اللہ کے سب سے محبوب بندے ہیں۔

فرمایا :- کسی نے ایک عالم دین سے پوچھا کہ اس زمانے میں اللہ والے نظر نہیں آتے ، عالم دین نے کہا کہ اگر اللہ والوں کو دیکھنا ہے تو مدارس و مکاتب کے معلمین کو دیکھیں۔

فرمایا :- فرمایا تم جو چاہو کر سکتے ہو ، اکیلے عمر مختار نے پورے ملک لیبیا کو آزاد کرایا۔

فرمایا :- فرمایا امامت کا منصب کوئی معمولی منصب نہیں ہے آپ لوگوں کو اس کی وقعت کو پہچاننا پڑے گا۔

فرمایا :- فرمایا امت کا نوجوان طبقہ تباہی کے دہانے پر ہیں آپ لوگ انہیں بچا لو باطل نے موبائل فون اور دیگر چیزوں کے ذریعہ سے انہیں تباہ کردیا ہے۔

فرمایا :- فرمایا ملک کے حالات کے حساب سے اپنے آپ کو تیار کرو دفاعی اور اقدامی دونوں پوزیشنوں میں رہو۔

فرمایا :- اس ملک میں ستر سال سے ہم دفاعی پوزیشن میں ہے ، آج انہیں ہماری وفاداری پر شک ہوگیا ہے ، اگر اس ملک میں ہم وفادار نہیں تو کوئی بھی وفادار نہیں۔ ہر دور میں تکمیل وفا ہم سے ہوئی ہے۔

فرمایا :- فرمایا حالات حاضرہ کے حساب سے اپنے بیان میں باطل فرقوں سے امت کو آگاہ کرو ، یہ ایمان کے دشمن ہے ، اس تعلق سے خوب محنت کرو۔

آخر میں حافظ سلطان صاحب قاسمی کی دعا پر تقریباً شام ساڑھے چار بجے مجلس کا اختتام ہوا۔

واپسی

اہل مدرسہ کی محبتوں کا شکریہ ، کہ انہوں نے پروگرام میں شرکت کرنے والے سبھی ابنائے قاسم العلوم کے لئے ہدیہ کا انتظام بھی فرمایا ، اختتامی دعا کے بعد ، وہ ہدیہ حاصل کر کے ، ساتھیوں نے آپس میں آخری ملاقات و مصافحے کیئے ، نم آنکھیں ، ٹوٹے دل اور بوجھل قدموں کے ساتھ اپنی اپنی منزل کی راہ لی۔

جاتے ہو خدا حافظ ہاں اتنی گزارش ہے
جب یاد ہم آجائیں ملنے کی دعا کرنا

ہم نے بھی دوستوں اور اساتذہ ؤں سے اجازت لیکر ، مادر علمی کو الوداع کہا۔

اب تو جاتے ہیں میکدے سے میر
پھر ملیں گے ....گر خدا لایا

الوداع اے مادر علمی الوداع
یاد تیری آتی رہیں گی صدا
مجبوراً ہورہے ہیں ہم تجھ سے جدا
اب تو آنا جانا لگا رہے گا صدا

جب یاد تیری ستائے گی
ہم ملنے تجھے چلے آئیں گے
جب کبھی ہم پریشان ہوں گے
تیری آغوش میں آکر سکوں پائیں گے

خدایا تو رکھنا سلامت صدا
اس چمن اور اسکے در و دیوار کو

قاسم العلوم کے ہر قدیم و جدید فرزند کو
ہمارے روحانی آباؤ اجداد کو

حضرتِ مختار کو اور حضرت سلطان کو
اس چمن کے ہر مالی محسن و نگہبان کو

بندہ شعروشاعری کے ابجد سے بھی ناواقف ہیں ، یہ شاعری نہیں ہے اور نہ ہی اسے شاعری سمجھا جائے، بس یہ دل کے جذبات و احساسات ہے ، دل سے یہ صدائیں نکلیں اور ہم نے اسے اسکرین کے حوالے کردیا۔

مدرسہ سے نکل کر جب ہم دھاڑ پھونچے تو ایک ہوٹل میں ٹھہرے چائے نوشی کی ، بل رفیق محترم حافظ محمد سہیل صاحب بلڈانہ نے اداکیا۔ (فجزاکم اللہ)

پھر یہاں سے حافظ سہیل صاحب مع اپنے رفقاء بلڈانہ کے لئے

اور ہم چار افراد

حافظ ناظم اورنگ آباد

حافظ عمران چانڈول

حافظ رئیس ماہولی

اور بندہ مسعود اعجازی
مدرسہ ؛ جامعۃالمؤمنات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہُ عنہا چانڈول تعلقہ ضلع بلڈانہ کے لئے روانہ ہوئے۔

جامعۃالمؤمنات چانڈول کا مختصر تعارف

اس ادارے کا پورا نام **جامعۃالمؤمنات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہُ عنہا چانڈول تعلقہ ضلع بلڈانہ** ہے

اس مدرسہ کی شروعات 16 جون 2003 کو چانڈول کی جامع مسجد میں ہوئی۔

اس مدرسہ کے بانی مبانی اور سرپرست اعلیٰ خادم المساجد و المدارس محی السنہ الحاج حضرت مولانا محمد ایوب صاحب ندوی بھٹکلی ہیں۔

اس ادارے کی آبیاری میں حافظ سلطان صاحب قاسمی ، مولانا عبدالمقیت صاحب اشاعتی، اسی طرح چانڈول سے چند فکر مند و ذمہ دار قسم کے ساتھیوں کی محنتیں شامل ہیں ، ان لوگوں نے دن رات محنت کرکے اپنا تن من دھن قربان کرکے اس ادارے کو پروان چڑھایا۔ (رب کریم ان سب حضرات کو دنیا و آخرت دونوں جہاں میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین)

چند سال تک یہ مدرسہ جامع مسجد کے کمروں میں ہی چلتا رہا ، پھر ان سب حضرات کی ملی جلی محنت سے یہ مدرسہ چانڈول کی عید گاہ کے قریب ایک وسیع عرضی پر دو منزلہ مضبوط عمارت میں 16 جون 2010 کو منتقل ہوا۔

مدرسہ چاردیواری سے گھرا ہوا ہے، چار دیواری کے اندر ہی اساتذہ کے لئے مع اہل و عیال رہائش کا انتظام ہے ، ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے ، کئی کمروں پر مشتمل دو منزلہ مضبوط

عمارت ہے ، بچیوں کے کھیل کود کے لیے وسیع و عریض میدان ہے۔
اس ادارے میں بچیوں کے لیے مکمل مومنہ کورس کی تعلیم ہے ، اور ابھی چند سالوں سے شعبہ حفظ کا بھی آغاز ہوا ہے۔
اس ادارے میں 11 اساتذہ 3 ملازمین ہیں ، موجودہ طالبات کی تعداد 163 ہیں ، اس ادارے سے اب تک کے فارغ ہونے والی طالبات کی تعداد 175 ہیں ، اور مستفیدین کی تعداد 946 ہیں ، اس ادارے سے ابتک چھ بچیاں حفظ قرآن کریم مکمل کرچکی ہیں۔
اس ادارے کے ، مہتمم حافظ مختار خان صاحب جے پوری ہیں ، اور ناظم مدرسہ حضرت مولانا عبدالمقیت صاحب اشاعتی ہیں ، یہ ادارہ جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم دھاڑ کے زیر نگرانی چلتا ہے۔

اس ادارے میں اب تک کئی اہل اللہ تشریف لا چکے ہیں ، جیسے

مولانا رفیق صاحب بڑودہ بلبل گجرات
مولانا غلام محمد صاحب وستانوی
رئیس جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا
مولانا رضوان الدین معروفی اکل کوا
مولانا فاروق صاحب مدنی اکل کوا
اساتذہ تفسیر و حدیث جامعہ اکل کوا
و شیخ الحدیث فلاح دارین ترکیسر گجرات
مولانا انور خان ندوی رح احمد نگر
بانی و ناظم علی پبلک اسکول احمد نگر

مولانا عبدالحمید صاحب کوپر گاؤں

شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم کوپر گاؤں

مفتی عبدالرحمٰن صاحب اشرفی

قاضئ شریعت ضلع جالنہ

مولانا عبدالشکور جامعی اورنگ آباد

مفتی معزالدین دارالعلوم یکتانہ اورنگ آباد

مفتی محسن قاسمی صاحب

دارالعلوم اصحاب صفہ اورنگ آباد

مفتی محمد حنیف صاحب قاسمی

صدر جمعیۃ علماء تحصیل بالاپور

مولانا عبد القدیر عمری

سابق ناظم تعلیمات جامعہ اکل کوا

مولانا بنیامین صاحب

ناظم مدرسہ ریاض العلوم انواء

مولانا عبد الرحمن صاحب

ناظم مدرسہ دارالعلوم جعفرآباد

مولانا مختار صاحب ندوی

مہتمم مدرسہ تعلیم النساء پاچورہ

حافظ الیاس صاحب ریاضی

ناظم مدرسہ فیض ابرار سلوڑ

مولانا عیسیٰ صاحب

صدر جمعیت علماء جالنہ

مولانا رفیق صاحب اشاعتی

ناظم مدرسہ روح الاسلام نانیگاؤں

مولانا غلام نبی صاحب

سابق ناظم مدرسہ بلڈانہ

مفتی کلیم صاحب لوہاروی

دارالعلوم اشرفیہ راندیر

مفتی معزالدین قاسمی صاحب

امیر شریعت ضلع اورنگ آباد

مفتی احسان صاحب جالنہ

مہتمم مدرسہ فیض العلوم جالنہ

مولانا موسی صاحب وستانوی

ناظم مدرسہ سلیمیہ سلوڑ

حافظ عبدالغفور صاحب رح

سابق سرپرست مدرسہ ہذا

و مہتمم دارالعلوم پال

وغیرہ

یہ ادارہ دھاڑ شہر سے سات کلومیٹر کی دوری پر واقع ہیں۔

یہاں حاضری کا اصل مقصد یہ تھا کہ حافظ رئیس صاحب ماہولی کو اپنی چاچا زاد بہن سے ملاقات کرنا تھا۔ جو ماشاءاللہ ابھی چند ماہ قبل اسی ادارے میں حافظہ بھی بنی۔

عصر بعد کا وقت تھا ، بچیاں کھیل کود میں مصروف تھی ، چند ایک اساتذہ سے ملاقات ہوئی ، ایک صاحب نے چائے بھی پلائی۔ تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد ہم لوگ چلے آئے۔

واپسی میں چاروں احباب ساتھ تھے ، آتے آتے حافظ عمران صاحب چانڈول کے کھیت شریف میں تشریف لے گئے، جو لب سڑک ہی ہے ، کھیت میں اس وقت چنے کی فصل تھی، بہت بڑیا میٹھے اورمزیدار چنے تھے ، کچھ وہاں پر کھاتے رہے ، پھر واپسی میں ساتھ بھی لے آئے ، کھیت میں حافظ صاحب کے تاتا جان موجود تھے ، انہوں نے بہت بڑی مقدار میں چنے عنایت فرمائیں ، رب کریم خوب برکتیں عطا فرمائے۔

پھر ہم لوگ دھاڑ پھونچ کر اپنے رفقاء سے اجازت لیکر وہیں سے گھر کے لئے روانہ ہوگئے۔ رات تقریباً 9 بجے سلوڑ میں قیام کرکے ، اگلے روز 29 جنوری 2023 کی شام 6 بجے بندہ بعافیت اپنے گھر پھونچ گیا۔

پروگرام کے متعلق

میرے تاثرات

کیا کیا ہوا مزید کیا کیا ہونا چاہیے تھا۔

الحمدللہ! سب سے پہلے یہ عاجز خداوندے کریم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے یہ موقع عنایت فرمایا ،اسکے بعد مدرسے کے اساتذہ و انتظامیہ کا کہ انہوں نے یہ پروگرام ترتیب دیا پھر ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے

میں انتھک محنتیں کی ہے۔

پہلے روز آنے والے احباب کے لئے کھانے اور سونے کا نظم بہت بہترین رہا۔ الحمدللہ

صبح کا ناشتہ جو کہ دوستوں کی جانب سے تھا ، وہ بھی بہت بڑیا رہا۔ ماشاءاللہ

پروگرام میں بہت سے رفقاء نے جن تک دعوت پہنچی تقریباً سبھی نے شرکت کی ، اور انکے احوال سے واقفیت ہوئی۔

ہم درس و ہم عصر رفقاء سے کئی سالوں بعد تفصیلی ملاقات ہوئی ، اس بات کی بہت خوشی ہوئی۔

اور کیوں نہ ہوتی کہ ان دوستوں کے ساتھ زندگی کے کئی قیمتی سال گزرے ہیں ، کئی یادیں کئی باتیں ان دوستوں اور مادر علمی کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں ، یہ کتابِ زندگی کے وہ اوراق ہیں جنھیں چاہ کر بھی مٹایا نہیں جا سکتا ، یہ وہ سبق ہے جسے کوشش کے بعد بھی ، بھلایا نہیں جاسکتا۔

خصوصی مقررین کو مدعو کیا گیا جنھوں نے حالات حاضرہ کی مناسبت سے بہت بہترین رہنمائی فرمائی۔ اور اساتذہ نے بھی بہت قیمتی نصیحتیں فرئی۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام لاجواب رہا۔ ماشاءاللہ

ہدیہ کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں تھی ، یہ اساتذہ کا اپنے فرزندوں کے ساتھ بےانتہا محبت و شفقت کا معاملہ رہا۔

اساتذہ نے محبت و شفقت ، انتظام و ضیافت میں کوئی کسر نہ رکھی ، اور رفقاء کرام نے بھی میزبانی خدمت و اکرام میں ، کوئی کمی نہ کی۔

رب کریم سبھی حضرات کو اپنی شایان شان اجر جزیل عطا فرمائے ۔ آمین یارب العالمین

مزید یہ ہونا چاہیے تھا

کاش کہ جن احباب تک دعوت نہیں پہنچ سکی ، ان تک دعوت پہنچانے کی کوشش کی جاتی۔

سبھی احباب کی پہلے روز شام میں ہی حاضری ہوجاتی تو مزہ آجاتا۔

اسی طرح مدرسہ کی شروعات سے اب تک ، جتنے اساتذہ پڑھا کر گئے ہیں ان سبھی اساتذہ کو مدعو کیاجاتا تو بہت اچھا ہوتا۔

اسی طرح پروگرام میں گر ان طلباء کرام کو شریک کیا جاتا ، جو مادر علمی میں حالیہ زیر تعلیم ہیں ، تو یہ فائدہ ہوتا کہ انہیں بھی پتہ چلتا کہ ہمارے ادارے کے قدیم فارغین کون کون ہیں اور وہ کہاں اور کیا خدمت انجام دے رہے ہیں۔ کارکردگی سن کر ان کے بھی عزائم بلند ہوتے ، اور وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم کے حصول کی نیتیں اور ارادے کرتے۔

اسی طرح اگر پروگرام کو مزید منظم اور مرتب طریقہ پر انجام دیا جاتا تو مزہ دوبالا ہوجاتا۔

اسی طرح اگر ، پروگرام کو ریکارڈ کرنے کا اہتمام کیا جاتا تو وہ ایک لمبے عرصے تک محفوظ ہو جاتا۔

اسی طرح **تنظیم ابنائے قاسم العلوم** جس کے بنانے کا مشورہ مفتی عبدالرحمن صاحب نے دیا تھا ، اور دوپہر کی مجلس میں مہتمم صاحب نے بھی اسکی جانب توجہ دلائی ، اگر وہ تنظیم اسی روز بن جاتی تو بہت اچھا رہتا ہے۔

شکریہ

بندہ اخیر میں مکرر شکریہ ادا کرتا ہے۔

حضراتِ اساتذہ

حافظ مختار خان صاحب جے پوری

حافظ سلطان صاحب قاسمی

حافظ موسی صاحب کوتھلی

مولانا عبد الرؤف صاحب اشاعتی

مولانا عبدالمقیت صاحب اشاعتی۔۔۔۔کا

اور خدمت کرنے والے رفقاء

مفتی سجاد صاحب دھاڑ

حافظ نفیس صاحب دھاڑ

حافظ اکبر صاحب دھاڑ

حافظ عادل صاحب دھاڑ

حافظ کلیم صاحب دھاڑ

حافظ رضوان صاحب دھاڑ

حافظ عبدالرحیم صاحب دھاڑ

حافظ ندیم صاحب دھاڑ

حافظ نظران صاحب دھاڑ

حافظ امجد صاحب کمبے پھل

حافظ صادق ڈھالساؤنگی

حافظ اسماعیل سات گاؤں

اور خصوصاً عزیزم **حافظ عمران صاحب چانڈول** ۔۔۔۔کا

کہ انہوں نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں انتھک کوششیں کی ، اور آنے والے مہمان رفقاء کی خوب خدمت کی۔

اسی طرح پروگرام میں آنے والے سبھی دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے اپنا قیمتی وقت دے کر پروگرام کو کامیاب بنایا اور ہم جیسے گنہگاروں کو ملاقات کا موقع عنایت فرمایا۔

رب کریم سبھی کو اپنی شایان شان اجر جزیل عطا فرمائے ، اور اس پروگرام کو قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین

ختم شدہ



مادری علمی کی قدیم عمارت، جہاں پر ہم نے تعلیم حاصل کی



مادری علمی کی جدید عمارت



وسیع و عریض میدان، اور طعام ہال



نیا تعمیر شدہ، خوبصورت وضوخانہ

پی ڈی ایف بنوانے کے لئے ہم سے رابطہ کریں

العبد مسعود اعجازی اورنگ آبادی
مہاراشٹری الہندی

رابطہ نمبر:- 9309827381